## سوال

(55) ہمراہ میت کے جات ہیں ان کے کھانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک قوم مسلمانوں میں یہ دستور ہے کہ جب کوئی مرد یا عورت مرجائے اور کفن وغیرہ کا فکر کیا جائے توساتھ ہی اس کے جو برادری کے آدمی دفن کرانے کو ہمراہ میت کے جات ہیں ان کے کھانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور برادی کے آدمی سب مل کر کھاتے ہیں ، اس کھانے کانام حاضری رکھا ہے ، چاہے اس کو مقدور ہو یا نہ ، ایسا ہی دسواں اوربیسواں اوراس سے زیادہ چالیسواں کہ کل برادری کو کھانا کھلانا پڑتا ہے اوراگر کسی شخص کے پاس کچھ نہ ہواور برادی کو نہ کھلائے تو برادی کے لوگ زبردستی سے کھانالیتے ہیں بلکہ مجبور ہر کو سودی روپیہ لے کر برادی کو کھانا کھلانا پڑتا ہے ، ایسا کھانا شرعاً جائز ہے یا مکروہ یا حرام ہے ۔ بینوا توجروا

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ میں اہل موتے کے گھر جو برادری کے لوگ اس دن کھانا کھاتے ہیں وہ بدعت ہے شریعت میں کہیں ثابت نہیں ، ان کو چاہیے کہ اس سے توبہ کریں بلکہ یہ لوگ خود کھانا پکا کر اس دن اہل موتے کے گھر روانہ کریں کیونکہ ترمذی شریف میں عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ جب حضرت ﷺ کو حضرت جعفر کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو لوگوں سے آپ نے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے واسطے کھانا تیار کرو کہ ان کو اس مصیبت میں کھانا پکانے کی فرصت نہیں اور مشکوۃ شریف میں بھی یہ حدیث موجود ہے ، لفظوں میں کچھ فرق ہے ، اسی طرح دسواں ، بیسواں ، چالیسواں کہ اس کی بھی شریعت میں کچھ اصل نہیں ہے ، مطلق ثواب پہنچانا میت کے لیے بلا قید ایام مذکورہ کے درست ہے اور شریعت سے ثابت ہے کہ میت کو سعی احیا سے دو طرح پر نفع پہنچتا ہے اوّل یہ کہ خود وہ اپنی حیات میں کوئی سبب اپنے ثواب کا مثل خیرات جاریہ مقرر کر جائے اور احیا راس کو جاری رکھیں ، دوسرے یہ کہ مسلمان اس کو دعائے مغفرت وصدقہ وحج وغیرہ کے ساتھ یاد کریں ۔ اتفق اھل السنۃ ان الاموت ینتفعون من الاحیاء بامرین احدھما ماتسبب الیہ المیت فی حیاتہ والثانی دعاء المسلمین واستغفارھم والصدقۃ والحج کذافی شرح الفقہ الاکبر ملا علی القاری واللہ اعلم ۔ حررہ حبیب احمد دھلوی ۔ (سید محمد نذیر حسین)

فتاوی نذیریہ

**جلد01**